کرنے والا بے ذام کا غلام بن جاؤں گا!

.... بے پتلی کمر والی! میں دنیا بھر میں لاثانی پراکرمی ہوں۔ رُوپ، جوانی، سوبھاگیہ اور سرایشٹ بھوگ بھوگنے میں میرے برابر کوئی مرد اس دنیا میں نہیں ہے۔ تم چاہو تو مجھے سویکار کر کے سب طرح کے سُکھ بھوگ سکتی ہو۔ مجھے بھج کر سرایشٹ بھوگ اور ایشوریہ کی حقدار بنو!"

کیچک کے منہ سے ایسی بُری باتیں سُن کر پتی برتا، درروپدی بہت ہی دُکھی ہوئیں۔ پھر وہ اسے بار بار دھتکارتی (پھٹکارتی) ہُوئی بولیں: "ہے سُوت کے بیٹے! (جس کا باپ چھتری اور ماں برہمنی ہو۔ دوغلا) موہ کے بس میں ہوکر اپنی زندگی کو خطرے میں نہ ڈالو! نہ مانوگے تو اپنی موت آپ بُلاؤ گے۔ پرائی استری سے اپنے کو خوش کرنے کی خواہش مت کرو۔

بُرے کرم کو تیاگ کر سجنوں کا سا رویّہ اختیار کرو۔ پاپی لوگ ہی لوبھ اور موہ کے بس میں ہوکر اس طرح کی کڑی بدنامی کے سزاوار ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی ناسمجھ چھوٹا بچّہ ندی کو تیر کر پار کرنا چاہتا ہے۔ ویسا ہی تمہارا یہ دُشٹ وچار ہے۔ دیکھو ایسا بُرا خیال کرکے اگر تم پاتال میں، خلا میں، یا سمندر پار کبھی بھاگ کر چلے جاؤ گے۔ تو بدلے کی طاقت رکھنے والے آکاش چاری (فلک پیما) بہادر گندھروں کے ہاتھ سے کسی طرح نہیں بچو گے۔ جیسے کوئی مہلک روگ پُرش اپنی موت چاہتا ہو۔ ویسے ہی تم مجھے چاہ رہے ہو۔ جیسے ماں کی گود میں پڑا ہُوا بچّہ آکاش کے چاند کو پکڑنا چاہے۔ ویسے ہی تم مجھے پانے کی عبث کوشش کر رہے ہو۔

یاد رکھو! اس خیال کو چھوڑ دینے میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔ نہ مانوگے تو نَشٹ ہو جاؤ گے!"

"ہے سندری! کام دیو میرے جسم کو بھلے ہی جلا دے۔ مگر تمہارے راضی ہُوئے بغیر میں اپنی خواہش پوری نہ کروں گا۔"

"اے مُورکھ! تُو اپنے پردے میں جو کامنا رکھتا ہے۔ وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ میں ہتھیارے کر اپنے ہاتھ سے خودکشی کر لوں گی۔ پہاڑ کی چوٹی پر سے نیچے گر پڑوں گی۔ یا جلتی ہُوئی آگ میں جل مروں گی۔ مگر اپنے پتی کو چھوڑ کر کبھی تیرے قابو میں نہ آؤں گی۔ جیسے شیر کی استری گیدڑ کو نہیں چاہ سکتی۔ ویسے ہی میں تجھ نیچ سو بھاؤ

والے پاپی کو کبھی گرہن نہ کروں گی!"

—— اس وقت بے نظیر سُندری درو پدی اس سنسان بن (کامیک) میں اپنے آشرم کے پاس کھڑی ہوئی تھیں۔ بجلی کی چمک سے جیسے کالے بادل کی شوبھا ہوتی ہے۔ ویسے ہی درو پدی کے جسم کی کانتی سے وہ سارا بن چمک رہا تھا۔ جیدرتھ اور اس کے ساتھی درو پدی کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتے ہوئے دل میں کہنے لگے: کہ یہ کوئی اپسرا ہے، یا دیو کنیا یا دیوتاؤں کی پھیلائی من موہنی مایا ہے؟

پرم سُندری درو پدی کو دیکھ کر جیدرتھ بہت چکرایا۔ وہ دیکھتے ہی کام دیو کے بس ہو کر موہت ہو گیا۔ اس نے اپنے ساتھی راجہ کوٹی کاسیہ نامی سے کہا: "یہ ترِبھُون سُندری کون ہے؟ کس کی استری ہے؟ معلوم ہوتا ہے یہ مانش (آدم زاد) نہیں ہے۔ جا کر پتہ لگاؤ۔ کہ یہ بانکی بھووں والی سندری کس کی بیٹی اور کس کی استری ہے؟ یہ کہاں سے کس لئے اس کانٹوں بھرے دشوار گزار بن میں آئی ہے؟ یہ بھی جان لو۔ کہ یہ سُندر مُکھ والی، سُندر دانتوں والی، سندر کیشوں والی پتلی کمر والی ترِبھُون (عوالم ثلاثہ۔ سورگ، پاتال، مرتیہ، بہشت، دوزخ، دنیا) سُندری مجھے قبول کرے گی یا نہیں؟ میں اس سریشٹ استری کو پا کر منورتھ کو سپھل کر سکوں گا یا نہیں؟ ...."

حکایت

چند دلچسپ کتھائیں
جو حقیقت بھی ہیں افسانہ بھی
غمِ دنیا بھی ہے جن میں، غمِ جانانہ بھی

نیولے کی کتھا

جنمیجے بولے۔ بھگون! میرے پَر پتامہ[1] مہاراج یدھشٹر کے اَشو میدھ یگیہ میں اگر کوئی عجیب وغریب بات ہوئی ہو تو آپ اس کا بیان کیجیے

ویشم پائن جی بولے: مہاراج راجہ یدھشٹر کا اشومیدھ یگیہ ختم ہونے پر ایک عجیب واقعہ ہُوا تھا۔ اس کا حال سنو۔ اس اشومیدھ یگیہ میں براہمنوں۔ جاتی والوں۔ خاندان والوں۔ بھائی بندوں۔ دین دُکھیوں اور اندھوں وغیرہ سب حاجتمندوں کے جی بھر جانے پر دھرم راج کے دان کی بڑائی دیش دیشانتر (دیس پردیس۔ ملک ملک) میں پھیل گئی اور اُن کے اُوپر پھولوں کی بارش ہونے لگی اسی وقت ایک نیولا یگیہ بھومی میں آیا۔ اس نیولے کی آنکھیں نیلی تھیں اور اس کا ایک پہلو سنہری تھا۔ نیولے نے یگیہ بھومی میں آکر پہلے تو بجر کی طرح زور دار آواز کر کے پشو پکشیوں کو خوفزدہ کر دیا۔ پھر آدمیوں کی بولی میں کہا۔ ہے راجاؤ! یہ اشومیدھ یگیہ کروکشیتر کے رہنے والے ایک اُنچھ (غلّہ۔ اناج) ورتی (پیشہ) دھاری دانی براہمن کے سیر بھر سَتّو دان کرنے کے برابر بھی نہیں ہُوا۔

گستاخ نیولے کے اس طرح کہنے پر براہمنوں نے حیران ہو کر پوچھا ہے نیولے! تم کون ہو۔ کہاں سے آئے ہو۔ تم میں کون سا بل اور شاستر گیان ہے جو اس یگیہ کی نندا کرتے ہو؟ ہم نے شاستر کے مطابق اور ماہر کرم کانڈیوں[2] کی صلاح سے یگیہ کے سب کام کئے ہیں۔ اس یگیہ میں پُوجنیہ پُرشوں کی پُوری پُوری پُوجا ہُوئی ہے۔ اور منتر پڑھ کر ہوم کیا گیا ہے۔ مہاراج یدھشٹر نے حسد رہت ہو کر بہت طرح کا دان کر کے براہمنوں کو دھرم یدھ کر کے کھشتریوں کو شرادھ سے پِتروں کو، پرورش کر کے ویشوں کو، من چاہی چیزیں دے کر استریوں کو۔ دیا (نوازش) کر کے شودروں کو، براہمنوں کو دے کر بچے ہوئے دھن رتن کے ذریعے دیگر جاتی والوں کو۔ اچھا برتاؤ کر کے اپنی جاتی

۱۔ پردادا

۲۔ نتائج اعمال کو ماننے والوں

والوں اور رشتہ داروں کو پوتر ہون کی چیزوں کے ذریعے دیوتاؤں کو اور رکھشا کر کے شرناگتوں کو خوش کیا ہے۔ پھر تم اس یگیہ کی نندا کیوں کرتے ہو؟ تم ڈویہ روپ دھاری اور بدھیمان ہو کر بھی ایسی بے ڈھنگی بات کہتے ہو۔ اس سے ہم لوگوں کو بڑا تعجب ہوا ہے۔ بتلاؤ تم نے کیا دیکھا اور سُنا ہے؟

اس پر نیولا ہنس کر بولا۔ ہے براہمنو! میں نے آپ لوگوں کے سامنے گھمنڈ سے کوئی جھوٹی بات نہیں کہی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ آپ لوگوں کا یہ اشومیدھ یگیہ کروکشیتر کے رہنے والے ایک اُنچھ ورتی والے براہمن کے ستو دان کے برابر بھی نہیں ہُوا۔ وہ دانی براہمن جس طرح استری بیٹے اور پُتر بدھو (بہو) سمیت سُورگ کو گیا ہے اور جس طرح میرا آدھا جسم سونے کا ہو گیا ہے۔ یہ عجیب و غریب حال میں آپ لوگوں سے تفصیل کے ساتھ کہتا ہوں۔ سُنیئے۔

کچھ دن پہلے دھرماتماؤں سے بھرپور کروکشیتر میں ایک دھرماتما براہمن اُنچھ ورتی کے ذریعے کبوتر کی طرح گزارہ کرتا تھا۔ پتنی۔ بیٹا اور بیٹے کی استری۔ کُل چار پرانی اس کے پریوار (خاندان) میں تھے۔ وہ براہمن دن کے چھٹے حصے میں اپنے پریوار کے ساتھ بھوجن کیا کرتا تھا۔ کسی کسی دن اُسے اُس وقت بھی بھوجن نہ ملتا تھا۔ تب وہ پریوار سمیت اس دن فاقہ کر کے دوسرے دن کے چھٹے حصے میں بھوجن کرتا تھا۔

ایک بار وہاں بڑا قحط پڑا۔ براہمن کے پاس کچھ ذخیرہ تو تھا ہی نہیں۔ اور کھیتوں کا اَن (اناج) بھی سُوکھ گیا تھا۔ اس لئے اس کو قریب قریب روزانہ ہی فاقہ کرنا پڑتا تھا۔ وہ بڑے دکھ سے دن گزار رہا تھا۔ کئی دن بھوکے رہنے کے بعد وہ براہمن ایک دن شُکل پکش (اجالے پاکھ) کی دوپہر کے وقت بھوک سے بیاکل ہو کر۔ کڑی دھوپ میں بھوجن کے لئے اناج کی کھوج میں بہت مقاموں میں گھوما۔ مگر اُنچھ ورتی کے ذریعے اُسے کہیں کچھ نہ ملا۔ ایسی حالت میں بھی وہ اور اس کا پریوار زندہ بنا رہا۔

کسی طرح دن کا چھٹا حصہ گزر جانے پر اس براہمن کو ایک سیر جَو ملے جو دیکھ کر پریوار کے لوگ بہت خوش ہُوئے۔ ان لوگوں نے جَو کے ستو بنائے۔ اب وہ براہمن اپنے پریوار کے ساتھ جپ ہوم اور نِتیہ کرم کر کے ستو کے حصے کر کے بھوجن کرنے کے لئے بیٹھا۔ اسی وقت ایک بُھوکا اَتِتھی براہمن وہاں آ گیا۔ شُدھ چِت شردھا وان جِتیندریہ براہمن اور اس کے پریوار کے لوگ اس اتِتھی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اتِتھی کو پرنام کر کے۔ خیریت پوچھ کر اور اسے اپنے گوتر اور براہمن

ہونے کا ثبوت دے کر وہ براہمن اَتھتی کو کُٹی (جھونپڑی) میں لے گیا۔ اس اُنچھ وُرِتّی دھاری براہمن نے اَتھتی کو پاڈیہ (پیر دھونے کا پانی)۔ اَرگھیہ (بھینٹ۔ نذرانہ) اور آسن (بیٹھنے کا کپڑا۔ چوکی) دے کر بہت ہی ادب سے کہا۔ بھگون! میں نے اپنے نیم کے مطابق بڑی پَوِترتا سے یہ ستّو تیار کئے ہیں۔ کرپا کر کے بھوجن کر لیجیے۔

اب براہمن نے اَتھتی کو اپنا بھوجن دے دیا۔ اس ستّو کو کھانے سے اَتھتی کا پیٹ نہ بھرا۔ اس کو رجا ہُوا نہ دیکھ کر اُنچھ وُرِتّی دھاری براہمن دُکھی ہو کر سوچنے لگا۔ کہ اب اَتھتی کو کس طرح سے سیر کروں؟ تب براہمن کی دھرم پتنی بولی۔ بھگون! آپ اَتھتی دیو کو میرا حصہ دے دیجیے۔ یہ اسے کھا کر سیر ہو کر چلے جائیں۔

پتی برتا براہمنی کی یہ بات سُن کر براہمن نے ہڈّی اور چمڑے کے پنجر رُوپ بوڑھی استری کو بھوک سے بیاکل سمجھ کر کہا۔ پیاری! اپنی بھاریا (استری) کا بھَرن پوشن (پرورش) کرنا کیڑے پتنگے وغیرہ جانوروں کا بھی فرض ہے۔ اس لیے میں کس طرح تمہارے بھوجن کا حصہ لے لوں؟ پتنی کی دَیا سے ہی پُرش کے جسم کی رکھشا ہوتی ہے۔ دھرم ارتھ۔ کام۔ سیوا۔ سنتان اور پتری کا دیہ سب کچھ بھاریا کے ہی تابع ہے۔ جو آدمی اپنی بھاریا کی رکھشا نہیں کر سکتا۔ اس کی اس لوک میں نندا ہوتی اور پرلوک میں اُسے گھور نرک بھوگنا پڑتا ہے۔

یہ سن کر براہمنی بولی۔ ناتھ ہم دونو کا دھرم اور ارتھ ایک ہی ہے۔ اس لئے آپ خوش ہو کر یہ ستّو اَتھتی کو دے دیجئے۔ استری جاتی کا دھرم۔ سورگ۔ سنتیہ۔ پریم اور سب من چاہے وشے پتی کے آدھین ہیں۔ پتی ہی استریوں کا پرم دیوتا ہے۔ رکھشا کرنے کے باعث آپ میرے پتی۔ پرورش کرنے کی وجہ سے بھرتا اور بیٹا دینے کے کارن ورد ہیں۔ اس لئے آپ میرے حصّے کا ستّو اَتھتی کو دے کر مجھے کرتارتھ کیجیے۔ جب آپ خود بوڑھے کمزور اور بھوک سے بیاکل ہوتے ہُوئے بھی اپنا حصّہ اَتھتی کو دے چکے ہیں۔ تب میرا حصّہ دینے میں کیا ہرج ہے؟

براہمنی کے اس طرح اپنا حصّہ اَتھتی کو دینے کا اصرار کرنے پر براہمن نے خوش ہو کر وہ ستّو اَتھتی کو دے کر کہا۔ بھگون! آپ یہ ستّو بھی کھا لیجیے۔ براہمن کے یوں کہنے پر اَتھتی نے وہ ستّو بھی کھا لیے۔ مگر پھر بھی اس کا پیٹ نہ بھرا۔ یہ دیکھ کر براہمن پھر چنتا کرنے لگا۔ تب براہمن کے بیٹے نے کہا پتا جی! آپ میرا حصّہ بھی اَتھتی کو دے دیجیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اَتھتی کو یہ ستّو دے دینے میں بڑا بھاری پُنیہ ہے۔ ہمیشہ

جی جان سے کوشش کر کے آپ کی رکھشا کرنا میرا دھرم ہے۔ سجن لوگ بوڑھے ماتا پتا کی سیوا کیا کرتے ہیں۔ بہت پرانے زمانے سے تینوں لوکوں میں مشہور ہے کہ بیٹے کو بوڑھے ماتا پتا کی سیوا کرنی چاہیے۔ اس ستو کے ذریعے اتھتی کو خوش کر کے آپ زندہ رہیں گے تو اور تپسیا کر سکیں گے۔ پرانوں کی رکھشا کر لینا منشیوں کا سب سے سریشٹھ دھرم ہے۔

یہ سن کر براہمن بولا۔ بیٹا! اگر تم ہزار سال کے ہو جاؤ تو بھی میں تم کو بالک ہی سمجھتا ہوں۔ باپ بیٹے کو پیدا کر کے اس سے بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے۔ بالکوں کی بھوک تیز ہوتی ہے۔ میں بوڑھا ہوں۔ اس لیے بھوکے رہ کر زندہ رہنا میرے لیے اتنا مشکل نہیں ہے۔ تم بالک ہو۔ اس لیے یہ ستو اتھتی کو نہ دے کر تمہیں کھا لو۔ میں بہت تپسیا کر چکا۔ مجھے اب مرنے کا ڈر نہیں ہے۔

اس پر بیٹے نے پھر کہا۔ پتا جی! میں آپ کا پتر۔ آپ کا آتم سوروپ ہوں۔ اس لیے میں آپ سے الگ نہیں ہوں اس لئے ستو کا یہ حصہ بھی آپ کا ہی ہے۔ اتھتی کو یہ ستو دے کر آپ اپنی رکھشا کیجیے۔

یہ باتیں سن کر براہمن بہت خوش ہوا۔ اور بولا۔ بیٹا! تم روپ۔ سداچار اور جتیندریہ پن میں میرے برابر ہو۔ تمہارے سداچار کا ثبوت کئی بار مجھے مل چکا ہے اب میں تمہارے حصے کا ستو اتھتی کو دے دیتا ہوں۔ پس براہمن نے بیٹے کا حصہ بھی خوشی سے اتھتی کو دے دیا۔ اتھتی اسے بھی چٹ کر گیا۔ مگر تب بھی اس کا پیٹ نہ بھرا۔ یہ دیکھ کر براہمن بہت شرمسار ہوا۔ اور فکر کے مارے گھبرا گیا۔

تب براہمن کی پتر ودھو (بیٹے کی استری) خوشی سے اپنا حصہ لا کر سسر سے بولی۔ بھگون! یہ ستو اتھتی کو دے دیجیے۔ اتھتی کے خوش ہونے پر آپ کے بیٹے کے ذریعے میرے گربھ سے سنتان پیدا ہو گی۔ اور آپ کی کرپا سے مجھے اکھشے لوک پراپت ہوں گے۔ میرے گربھ سے آپ کا جو پوتا پیدا ہو گا۔ اس کے ذریعے آپ کو اتر لوک پراپت ہوں گے۔ شاستر میں دھرم ارتھ وغیرہ ترورگ کے اور دکھشن اگنی وغیرہ کے تین طرح کے سورگ بتلائے گئے ہیں۔ وہ تینوں طرح کے سورگ بیٹے۔ پوتے اور پرپوتے کے پربھاوے ہی ملتے ہیں۔ پتر کے ذریعے ہی پتری رین سے ادھار ہوتا ہے۔ اور پوتے اور پرپوتے سے شبھ لوکوں کی پراپتی ہوتی ہے۔

پتر ودھو کے یوں کہنے پر براہمن بولا۔ بیٹی! ہوا اور دھوپ کے مارے

تمہارا جسم سوکھ گیا ہے۔ بھوک کے مارے تم بیاکل ہو رہی ہو۔ ایسی حالت میں کس طرح تمہارا حصہ لے کر میں دھرم مارگ کو تلانجلی دوں؟ تم اپنے حصے کے ستو دینے کی بات مجھ سے مت کہو۔ تپ اور برت کرتی ہوئی تم روز دن کے چھٹے بھاگ میں بھوجن کرتی ہو۔ آج میں تم کو نراہار دن کاٹتے دیکھ کر کیسے جیتا رہ سکوں گا۔ خاص کر تم ابھی نادان ہو۔ بھوک سے بیاکل ہو کر تم بڑا دکھ پاؤ گی۔ اس لئے تمہاری رکھشا کرنا میرا فرض ہے۔

پتر ودھو پھر بولی۔ بھگون! آپ میرے گورو کے گورو اور دیوتا کے دیوتا ہیں اس لئے میں اپنا حصہ آپ کو دیتی ہوں۔ اسے اتتھی کو دے دیجیے۔ بڑوں کی سیوا کرنے سے دیہہ۔ پران اور دھرم کی رکھشا ہوتی ہے۔ آپ کے خوش ہونے پر مجھے سرشٹ لوکوں کی پراپتی ہوگی۔ اب آپ یہ ستو اتتھی کو دے دیجیے۔

ان باتوں سے خوش ہو کر براہمن بولا۔ بیٹی! تمہارے برابر سوشیلا اور دھرم پرائن استری دنیا میں درلبھ (نایاب) ہے۔ تمہاری بھگتی دیکھ کر میں تمہارا حصہ بھی اتتھی کو دے دیتا ہوں۔ اب براہمن نے وہ ستو بھی اتتھی کو دے دیے۔

اُنچھ ورتی دھاری براہمن کا لاثانی تیاگ دیکھ کر اتتھی بہت خوش ہوا۔ اور براہمن سے بولا۔ دھرماتمن! دھرم سے کمائے ہوئے تمہارے پوتر دان سے میں بہت خوش ہوا ہوں۔ تمہارے دان کی تعریف دیوتا بھی کر رہے ہیں۔ یہ دیکھو آکاش سے پھولوں کی بارش ہو رہی ہے۔ دیوتا رشی اور گندھرو تمہاری استتی کرتے ہیں۔ تمہارا دان دیکھ کر سب انگشت بدنداں ہو گئے ہیں اور برہم لوک نواسی اور برہم رشی گن بمانوں پر بیٹھ کر تمہارے درشن کرنا چاہتے ہیں۔ تم نے برہمچریہ۔ دان۔ یگیہ۔ تپسیا اور شدھ دھرم کا پالن کر کے پتروں کا اُدھار کیا ہے۔ تمہارے تپ اور دان سے دیوتا بہت خوش ہیں۔ اس لئے تم سکھ سے سورگ کو جاؤ۔ تم نے سخت نازک وقت میں شدھ چت سے مجھے سب ستو دے کر بہت ہی درلبھ سورگ لوک پر قبضہ کر لیا ہے۔ بھوک سے بیاکل ہونے پر آدمی کا گیان۔ دھیرج اور دھرم بھرشٹ ہو جاتا ہے اس لئے جو آدمی بھوک کو جیت لیتا ہے وہ سورگ لوک پر فتح پراپت کرتا ہے۔ جس آدمی کی شردھا دان میں ہوتی ہے۔ اس کا من دھرم سے کبھی نہیں گرتا۔ تم نے بیٹے اور استری کا سنیہہ چھوڑ کر صرف دھرم کو سرشٹ سمجھ کر خوشی خوشی سب ستو مجھے دے دیے ہیں۔ اس دان سے تم کو بڑا پنیہ ہوتا ہے۔ دھرم کے مطابق دھن کما کر شردھا کے ساتھ مناسب وقت میں ست پاتر (مستحق) کو دان کرنے سے آدمی

کو بڑا پُنیہ ہوتا ہے۔ شردّھا سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے۔ سوَرگ کا دروازہ بہت ہی ناقابلِ عبور ہے۔ لوبھ اس دروازے کا ارگل (ڈنڈا۔ چٹخنی) ہے۔ لوبھی آدمی اس دروازے (سوَرگ) کے درشن نہیں کر سکتا۔ تپسوی جِتیندریہ براہمن حتی الامکان دان کر کے اس دوار کے درشن کرتا اور اس کے اندر داخل ہوتا ہے جس کے پاس سونے کی ہزار مہریں ہوتی ہیں۔ وہ سو مہریں دان کرنے سے جو پھل پاتا ہے وہی پھل اس آدمی کو ملتا ہے جو سو مہریں ہونے پر دس مہریں دان کر دیتا ہے۔ جس کے پاس کچھ بھی دھن نہیں ہے وہ مستحق کو ایک انجلی (چُلّو) جل دینے سے انہیں کے برابر پھل پاتا ہے۔ اس لئے دھرم سے کمائی ہوئی چیز شردّھا کے ساتھ تھوڑی دینے سے بھی جو دھرم ہوتا ہے، وہ دھرم اَنیائے سے ملے ہوئے بہت سے دھن رتن دینے سے نہیں ہو سکتا۔ صرف دھن کے زور سے آدمی دھرماتما نہیں ہو سکتا۔ دھرم کے مطابق کمائی ہوئی چیز کے ذریعے جیسا پھل سجن لوگ پاتے ہیں۔ وہ پھل راجاؤں کو بہت سے یگیہ کرنے سے بھی نہیں مل سکتا۔ غصہ کرنے سے آدمی کو دان کا پھل نہیں ملتا۔ اور لوبھ کرنے سے سورگ لوک پراپت نہیں ہوتا۔ منصف مزاج آدمی مناسب وقت پر مستحق کو دان کر کے سورگ کو جاتا ہے۔ تم نے یہ ستو دے کر جیسا پھل پایا ہے ویسا پھل بہت سی دکھشنا دے کر بہت سے راجسویہ اور اشومیدھ یگیہ کر کے بھی نہیں ملتا۔ سیر بھر ستو دے کر تم نے اکھشے برہم لوک پراپت کر لیا ہے۔ اب تمہارے لیے دِوّیہ ومان آ رہا ہے۔ اس پر تم اپنے پریوار سمیت سوار ہو کر برہم لوک کو جاؤ۔ میں دھرم ہوں۔ براہمن کا بھیس بدل کر تمہاری پریکشا لینے آیا تھا۔ تم نے اپنے پُنیہ سے اپنا اور اپنے پریوار کا اُدّھار کر لیا۔ اس لوک میں تمہاری شہرت اَمر ہو گی اب تم اپنی دھرم پتنی، بیٹے اور پتر ودھو کے ساتھ سوَرگ لوک کو جاؤ۔

اَتِتھی روپی دھرم کے یوں کہنے پر وہ اُنچھ وِرتی دھاری براہمن استری بیٹے اور پتر ودھو سمیت ومان پر چڑھ کر سوَرگ کو چلا گیا۔

نیولے نے اتنی کتھا سنا کر کہا۔ میں اس براہمن کے گھر میں رہتا تھا۔ اس کا سوَرگ باس ہو جانے پر میں بل سے نکل کر اسی جگہ پر جو کُٹھن میں لوٹنے لگا جہاں اَتِتھی نے بھوجن کیا تھا۔ تب اس اُنچھ وِرتی دھاری براہمن کی تپسیا سے اس کے لیے ہوئے ستو کی خوشبو کے اثر سے اور آکاش سے برسے ہوئے دِوّیہ پھولوں کی گندھ سے میرا آدھا جسم سونے کا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اسی وقت سے اپنا

باقی آدھا جسم سونے کا بنانے کی آشا سے میں بہت سے تپو بنوں اور یگیہ کے مقاموں میں گھوما۔ مگر کہیں میرا مقصد پورا نہیں ہوا۔ کرودراج یدھشٹر کے اس مہا یگیہ کا حال سن کر مجھے اپنا منورتھ سپھل ہونے کی آشا ہوئی تھی۔ مگر یہاں بھی میری خواہش پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے ہنس کر میں نے آپ لوگوں سے کہا ہے کہ آپ کا یہ مہا یگیہ اس اُنچھ ورتی دھاری مہاتما براہمن کے سیر بھر ستّو دان کرنے کی برابری نہیں کر سکا۔ یاجک (جو یگیہ کی رسوم ادا کرائے۔ پروہت۔ پجاری) براہمنوں سے یوں کہہ کر نیولا چلا گیا۔ براہمن لوگ بھی اپنے اپنے گھروں کو گئے۔

ویشم پاین جی بولے۔ مہاراج! دھرم راج یدھشٹر کے اشومیدھ یگیہ میں جو نرالی بات ہوئی تھی، وہ میں نے تفصیل سے آپ کو بتلا دی۔ اس لئے تم یگیہ ہی کو سب سے سریشٹ مت سمجھو۔ بے شمار رشی یگیہ کیے بنا ہی صرف تپ کے پربھاؤ سے سورگ لوک کو گئے ہیں۔ پرانی ماتر (جملہ ذی روح) پر دیا۔ سنتوش۔ نرمتا۔ سوشیلتا (سداچار یا نیک چلنی) تپشیا۔ شکتی۔ جتیندریہ پن اور دان ان میں سے کوئی یگیہ سے کم نہیں ہے۔

کوشک براہمن کی کتھا

ایک وید پاٹھی تپسوی دھرماتما کوشک نامی براہمن تھے۔ وہ ایک وقت کسی درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے وید پڑھا رہے تھے۔ اس وقت درخت کے اوپر بیٹھے ہوئے ایک بگلے نے ان پر بیٹ کر دی۔ براہمن نے غصّے میں بھر کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ پرندہ مر کر زمین پر گر پڑا ـــــ اسے مر کر زمین پر گرتے دیکھ کر براہمن کو دَیا آگئی۔ اور بڑا پچھتاوا ہوا۔ وہ دل میں کہنے لگا۔ میں نے غصّے کے بس میں ہوکر بہت بُرا کام کیا۔

اس طرح بار بار افسوس کرتے ہوئے وہ براہمن گاؤں میں بھکشا کے لئے گئے۔ وہاں وہ پَوِتر آچار والے گرہستوں کے دروازے پر بھکشا کے لئے گھومنے لگے۔ گھومتے گھومتے وہ ایک ایسے گرہستی کے گھر پر گئے۔ جہاں سے وہ پہلے کئی بار بھکشا پا چکے تھے۔ دروازے پر جا کر انہوں نے بھکشا کے لئے آواز لگائی۔ گرہستی کی استری نے کہا: مہاراج! میں بھکشا کا برتن صاف کر رہی ہوں لمحہ بھر کے لئے ٹھہر جائیے!

اس عرصے میں اس استری کا سوامی بھوک سے بیاکل ہوکر گھر میں آیا۔ تب وہ پتی برتا استری آئے ہوئے پتی کو دیکھ کر اس کی سیوا کرنے لگی۔ اس نے ان براہمن دیوتا کو بھکشا دینے کا کچھ خیال نہیں کیا۔ وہ استری پتی برتا، سدا چارنی اور اپنے خاندان کا بھلا کرنے والی تھی۔ وہ پتی کو پرم دیوتا سمجھ کر سچی بھگتی سے، مَن، بانی اور شریر سے پتی کی سیوا میں لگی رہتی تھی۔ اس کا سارا وقت دیوتا، اَتِتھی سیوک اور ساس سسر کی سیوا میں گزرتا تھا۔ پتی کی سیوا کرتے کرتے اس پتی برتا کو ان بھکشا مانگنے والے براہمن کا خیال آگیا۔ تب وہ بہت ہی شرمندہ ہوئی۔ اور اُسی وقت برتن میں بھکشا لے کر براہمن کو دینے گئی۔

براہمن بولا : بھدرے ! تم نے "ٹھہرو!" کہہ کر مجھے روک کیوں لیا ؟ "فرصت نہیں ہے" کہہ کر اسی وقت رخصت کیوں نہیں کر دیا؟

براہمن کو غصّے اور تیج سے آگ کی طرح بھڑکتے ہوئے دیکھ کر انہیں شانت کرتی ہوئی وہ پتی برتا کہنے لگی : ہے براہمن ! آپ وِدوان ہیں۔ کشما کیجیے۔ سوامی (پتی) کو میں سب سے بڑھ کر پوجنیہ اور پرم دیوتا مانتی ہوں۔ وہ بھوکے، پیاسے، تھکے ماندے باہر سے آئے تھے، میں ان کی سیوا میں لگی ہوئی تھی۔

براہمن بولا : تو کیا تم براہمن کو پوجنیہ نہیں مانتی ہو؟ تمہارے خیال میں پتی ہی کیا سب سے بڑھ کر پوجنیہ ہے۔ تم گرہستھ دھرم میں رہ کر براہمن کا اَنادر کرتی ہو۔ مگر آدمی کی کون کہے۔ اندر بھی براہمن کو دیکھ کر پرنام کرتے ہیں۔ اے متکبّر عورت ! تم کیا یہ نہیں جانتیں کہ براہمن مجسّم آگ ہوتے ہیں۔ تم نے کیا بڑے بوڑھوں کے منہ سے یہ نہیں سُنا کہ براہمن کرودھ (غضب) میں آکر ساری دُنیا کو بھسم کر سکتے ہیں ؟

وہ استری بولی : ہے براہمن سرشِٹ ! میں بگلا نہیں ہوں۔ اس لئے غصّے کو پی جائیے۔ آپ غصّہ کر کے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ مہاراج ! دیوتا صفت براہمنوں کا میں اپمان نہیں کرتی۔ اس لئے ہے پاپ رہت ! میرے اس اپرادھ کو کشما کیجیے۔ میں بدقسمتی براہمنوں کے تیج اور بڑائی کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ ان براہمنوں ہی نے غصّے میں آکر سمندر کا پانی کھاری کر کے اسے پینے کے لائق نہیں رکھا۔ میں نے براہمنوں کا پربھاو بہت کچھ سُنا ہے۔ ان میں غصّہ بھی بہت ہے اور کشما بھی اپار ہے۔ اس لئے میں آپ سے پرارتھنا کرتی ہوں۔ کہ میرے اپرادھ (قصور) کو کشما (معاف) کیجیے۔ ہے دِوِج ! میں اپنے پتی کی سیوا ہی کو سب سے بڑا دھرم سمجھتی ہوں۔ پتی ہی کو میں سب دیوتاؤں سے بڑا دیوتا مانتی ہوں۔ اس لئے سب سے پہلے میں پتی ہی کی سیوا کرتی ہوں !

ہے براہمن ! پتی سیوا کا پربھاو دیکھیے۔ آپ نے غصّہ کر کے بن میں بگلے کو جلایا ہے۔ یہ حال مجھے گھر بیٹھے معلوم ہو گیا ہے۔ ہے دِوِج سرشِٹ ! غصّہ ایک ایسا دشمن ہے جو انسان کے اپنے ہی جسم میں رہتا ہے۔ جو کوئی کرودھ اور موہ کو چھوڑ سکتا ہے۔ اسے ہی دیوتاؤں نے براہمن کہا ہے۔ جو جتیندریہ۔

دھرم میں لگا ہُوا، سوادھیائے (وید پاٹھ) میں لگا ہُوا - پَوِتر دل ہو کر کام اور کرودھ کو اپنے بس میں کر چکا ہے - اسے ہی دیوتاؤں نے براہمن کہا ہے - جو سب لوگوں کو اپنے برابر جانتا ہے - سب طرح کے دھرم کرموں سے پریم رکھتا ہے - اسی سمجھدار مہاتما کو دیوتاؤں نے براہمن کہا ہے - جو پڑھتا پڑھاتا، یگیہ کرتا کراتا اور یتھا شکتی (حسبِ مقدور) دان بھی کرتا ہے - اسے ہی دیوتاؤں نے براہمن کہا ہے - جس سریشٹ براہمن نے برہمچاری رہ کر سارے ویدوں کو پڑھا ہے - اور جو سادھنا کے ساتھ ہر روز ان کا سوادھیائے (پاٹھ) کرتا ہے - اسے ہی دیوتاؤں نے براہمن کہا ہے - براہمن لوگ سدا شُبھ (کلیان کاری) اور سَت بچن زبان سے نکالتے ہیں - ان کا من کبھی جھوٹ میں نہیں جاتا -

ہے دوِج سریشٹ! سوادھیائے، غصے کا ترک کرنا اور اندریہ دمن ہی براہمنوں کا دھن مانا گیا ہے - دھرماتما پُرشوں نے سَت اور سَرلتا کو ہی پرم دھرم مانا ہے -

بھگون! سناتن دھرم کو جاننا بہت کٹھن ہے - مگر اختصار سے اتنا جان لینا ہی کافی ہے - کہ وہ دھرم سَتیہ (سچائی) میں قائم ہے - بڑے بُوڑھوں کا اپدیش ہے - کہ شُرتی یعنی وید ہی دھرم کے بارے میں سب سے بڑھ کر پرمان ہے - اس شرتی میں دھرم کا ورنن بہت طرح سے کیا گیا ہے - اسی سے کہتے ہیں کہ دھرم کی گتی بہت ہی سُوکشم ہے - بھگون! آپ بھی دھرماتما، سوادھیائے میں لگے ہوئے اور پَوِتر یعنی راگ، دویش (رغبت و نفرت) سے رہت ہیں - مگر میں تو یہ کہوں گی - کہ دھرم کے ٹھیک ٹھیک تتو کا گیان ابھی آپ کو نہیں ہُوا - ہے براہمن! اگر آپ سریشٹ دھرم کے تتو کو نہیں جانتے تو متھلا پوری میں جا کر دھرم دیادھ سے پوچھئے - وہ آپ کو سب طرح کے دھرم بتا دے گا - ہے دوِج! آپ کا بھلا ہو - اگر آپ دھرم کو جاننا چاہتے ہیں - تو اس ستیہ وادی جتیندریہ، ماتا پتا کے سچے بھگت دیادھ (قصائی) کے پاس جائیے - ہے آنندِت! ہے براہمن! جو کچھ نامناسب یا سخت بات میرے مُنہ سے نکل گئی ہو - اس کے لئے میں آپ سے معافی چاہتی ہُوں - دھرماتما پُرش استریوں کو اَبدھیہ (نہ مارنے یوگیہ) کہہ گئے ہیں - اس لئے آپ کو کشما ہی کرنی چاہیئے -

براہمن بولے: ہے شُبھ رُوپنی! تمہارا بھلا ہو - میرا کرودھ جاتا رہا ہے -

ہے شُبھے ! میں تم پر بہت خوش ہُوں ۔ تمہارے ان سخت بچنوں نے میرا بہت اُپکار (بھلا) کیا ہے ۔ ہے شُبھے ! اب میں جنک پوری جاؤں گا ۔ اور اپنا کام سِدھ کروں گا ۔ تمہارا کلیان ہو ! وہ کوشک رِشی اپنی نِندا اور اس پتی برتا کی بڑائی کرتے کرتے اپنے گھر کو چلے گئے ۔

کوشک براہمن اور دھرم ویادھ کا سُمواد

پتی برتا کے اس نرالے اپدیش کو سُن کر اسے وچار کرنے سے کوشک براہمن نے اپنے آپ ہی کو قصور وار پایا ۔ انہوں نے اپنی نِندا کی ۔ اور دھرم کی سوکشم گتی پر وچار کرتے کرتے دل میں سوچا کہ اس پتی برتا کی بات پر شردھا کر کے متھلا پوری میں ضرور جانا چاہیے ۔ میں ابھی متھلا میں جا کر دھرم تتو کے جاننے والے پُوِتر پرُوش دھرم ویادھ سے دھرم کے بارے میں بات چیت کروں گا ۔

اس پتی برتا نے گھر بیٹھے بگلا مارنے کا حال کہہ دیا تھا ۔ اور اس کے بچن بھی دھرم کے مطابق تھے ۔ اسی سے براہمن کو اس کی باتوں پر شردھا ہو گئی تھی ۔ دل میں دھرم ویادھ سے اُپدیش حاصل کرنے کا ارادہ کر کے کوشک متھلا پوری کے لئے چل دیے ۔ راستے میں کئی گاؤں شہر اور بن پار کرتے ہُوئے وہ راجہ جنک کی متھلا پوری میں پہنچے ۔ براہمن نے راجہ جنک کی راجدھانی متھلا پوری میں جا کر دیکھا ۔ کہ اس دھرم نگر کے پھاٹک ۔ ماڑیاں ۔ سات منزلے خوبصورت محلات ۔ چوڑی سڑکیں اور بازار بڑے عالی شان بنے ہُوئے ہیں ۔ چاروں طرف یگیوں اور اُتسوؤں کی دھوم مچ رہی ہے ۔ اس کے چاروں طرف خوبصورت چہار دیواری ہے ۔ چاروں طرف تندرست اور مضبوط آدمیوں کی بھیڑ ہے ۔ ہاتھی ۔ گھوڑے ۔ رتھ اور یودھاؤں کی وہاں کچھ کمی نہیں ہے ۔ بازاروں میں بکری کی چیزوں کے ڈھیر لگے ہُوئے ہیں ۔

اس شہر میں ہر روز اُتسوؤں (جلسوں اور میلوں) کی دھوم رہتی تھی ۔ وہاں جا کر کوشک نے براہمنوں سے دھرم ویادھ کا پتہ پُوچھا ۔ براہمنوں سے اس کا پتہ پا کر وہ اس جگہ پہنچا ۔ جہاں جانوروں کی ہتیا ہوتی تھی ۔ کوشک نے وہاں جا کر دیکھا کہ دھرم ویادھ ہرن اور بھینسے وغیرہ کا گوشت فروخت کر رہا ہے ۔ اور اس کے آس

پاس خریداروں کی بھیڑ لگی ہُوئی ہے۔ یہ دیکھ کر کوشک ایک کنارے کھڑے ہو گئے۔ اُن کو آیا ہُوا جان کر دیادھ جلدی سے اُٹھ کھڑا ہُوا۔ وہ ان کے پاس آکر پرنام کر کے بولا: بھگون! آئیے۔ آپ بخیریت تو ہیں! میں آپ کو پرنام کرتا ہوں۔ میں ہی دھرم دیادھ ہُوں۔ مجھے معلوم ہے پتی برتا نے آپ سے متھلا آنے کے لیے کہا ہے۔ آپ جس کام کے لئے آئے ہیں۔ وہ بھی مَیں جانتا ہُوں۔

یہ سُن کر کوشک کو بڑا تعجب ہُوا۔ وہ دل میں کہنے لگے کہ یہ دوسرا معجزہ دیکھنے میں آیا ہے دیادھ پہلے ہی سے میرے آنے کا حال اور میرے ارادے کو جانتا ہے۔ پھر دھرم دیادھ بولا: بھگون! یہ جگہ آپ کے ٹھہرنے لایق نہیں ہے۔ اس لئے آپ کرپا کر کے میرے گھر پر چل کر رہیں! کوشک براہمن بڑی خوشی سے دیادھ کے گھر جانے کو راضی ہو گئے۔ دیادھ ان کو لے کر اپنے گھر گئے۔ براہمن نے منوہر بھون میں جا کر اس کے دیے ہُوئے آسن پا دیہ ارگیہ وغیرہ کو گرہن کیا۔ اس طرح پُوجا پا کر جب کوشک سُکھ سے آسن پر بیٹھے تب وہ دھرم دیادھ سے بولے: یہ ماتس بیچنے کا کام مجھے تمہارے لایق نہیں معلوم ہوتا۔ تم کو اس گھور کرم میں لگے ہُوئے دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے۔

دیادھ بولا: براہمن! یہ کام میرے باپ دادوں سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ میرے کُل کی یہی رِیتی ہے۔ میں اپنے کُل کے دھرم کا پالن کر رہا ہُوں۔ اس لئے آپ مجھ پر غصّہ نہ کریں۔ ودھاتا نے اس کُل میں پیدا کر کے جو کرم میرے لئے مقرّر کر دیا ہے اسے کرتا ہُوا مَیں ماتا پتا کی سیوا دل لگا کر کرتا رہتا ہُوں۔ میں حتّی الامکان دان بھی کرتا ہُوں۔ اور سچ بولتا ہُوں۔ بھول کر بھی حسد اور بُغض کو دل میں جگہ نہیں دیتا۔ دیوتا، اَتتھی اور نوکروں (جن کی پرورش میرے ذمّے ہے) کو کھلا کر باقی جو بچتا ہے۔ اسے کھاتا ہُوں۔ کسی کی بُرائی یا نندا مَیں نہیں کرتا۔ ہے براہمن! گزشتہ جنم میں کئے کرموں کے مطابق کرتا (فاعل) کو اس کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ کھیتی، گئو پالن، بیوپار اور ڈنڈ نیتی (حکومت) یہ ورتیاں اس لوک کی ہیں۔ اور تریئی وِدیا (تینوں وید۔ رگ وید۔ یجُر وید۔ سام وید) پرلوک کا سادھن ہے۔ شُودر کا کرم سیوا ہے۔ ویش کا کرم کھیتی ہے۔ کھشتری کا کرم لڑنا ہے۔ اور براہمن کا کرم برہمچریہ، تپ، منتر جپ اور ستیہ ہے۔ راجہ دھرم انوسار اپنے کام میں لگی ہُوئی پرجا کا پالن کرتا ہے۔ اور جو پرجا اپنے کرم کو چھوڑ دے

ہُوئے ہے۔ اسے سزا دے کر اپنے کاموں میں لگاتا ہے۔ اس لیے راجاؤں سے سدا ڈرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ پرجا کے سوامی ہیں۔ جو لوگ اپنے کرم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انہیں راجا لوگ اسی طرح نشٹ کر دیتے ہیں جیسے شکاری لوگ ہرنوں کو بانوں سے مار ڈالتے ہیں۔ ہے براہمن! مہاراج جنک کے راج میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اپنا کُل کا (خاندانی) کام نہیں کرتا۔ سبھی وَرن اپنے اپنے کام کرتے ہیں۔ دُراَچاری اور قابلِ سزا اگر اپنا بیٹا ہو۔ تو بھی راج رشی جنک اسے معاف نہیں کرتے۔ ویسے ہی دھرماتما دشمن کو بھی دو دُکھ نہیں دیتے۔ راجہ جنک جاسوسوں کے ذریعے سب خبر رکھتے ہیں۔ وہ لکشمی (خزانہ) راج (حکومت) اور دنڈ (قانون۔ تعزیہ) ان تینوں میں دھرم کا بیوہار کرتے ہیں۔ رتّی بھر بھی اَدھرم نہیں ہونے دیتے۔ کیونکہ اپنے دھرم کا پالن کرنے سے ہی راجاؤں کی لکشمی بڑھتی ہے۔ بھگون! راجہ سبھی درنوں کی رکھشا کرنے والا ہوتا ہے۔

دیکھیے میں نہ تو کبھی جانوروں کی ہتّیا کرتا ہُوں۔ اور نہ گوشت کھاتا ہُوں۔ میں دوسروں کے مارے ہُوئے جانوروں ہی کا گوشت بیچتا ہُوں۔ میں شاستر انوسار رِتو کال میں استری گمن کرتا ہُوں۔ میں سدا اُپواس کرتا ہُوں۔ اور صرف رات کو مقررہ وقت پر بھوجن کرتا ہُوں۔ ہے براہمن! جو براہمن دُراَچاری ہے۔ وہ بھی کبھی سداچاری ہو سکتا ہے۔ اور جانوروں کو قتل کرنے والا بھی دھرماتما ہو سکتا ہے۔ راجہ کے اَدھرم (ظلم) سے دھرم کی ہانی اور اَدھرم کی بڑھتی ہوتی ہے۔ جس سے پرجا کے خیالات بھی ادچھے (بُرائی کی طرف مائل) ہو جاتے ہیں۔ راجا کے ادھرم سے پرجا بھی جب ادھرم کرنے لگتی ہے۔ تب راج میں سب جگہ کُبڑے، گنجے، خوفناک شکل والے، اندھے، بہرے، بے ڈول سر والے، بگڑی ہوئی آنکھوں والے اور نامرد آدمی زیادہ تعداد میں پیدا ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ راجا کے اَدھرمی ہونے سے ہی پرجا کا اَمنگل ہوتا ہے۔ مگر راجا جنک ہمیشہ دھرم کے انوسار اپنے دھرم میں شردّھا رکھ کر پرجا کا پالن کرتے ہیں۔ اور ساری پرجا پر بڑی کرپا رکھتے ہیں۔ ہے مہاتما! میں اپنی بڑائی اور نندا کرنے والے دونو طرح کے لوگوں کو اچھے کاموں سے اور اچھے سلوک سے خوش رکھتا ہُوں۔ جو دانی اور دھرماتما راجہ اپنے دھرم میں

لگے رہ کر پرجا کا پالن کرتے ہیں۔ وہ مبارک ہیں۔ اپنی شکتی کے مطابق اَنّ دینا۔ کِشما، سدا دھرم میں وِشواس، وِدوان آدمیوں کا سّتکار۔ اور سب پرانیوں سے دَیا کا سلوک۔ وغیرہ نیک صفات صرف ایک تیاگ گُن ہی کے سہارے رہتے ہیں۔ جھوٹ نہ بولنا چاہیے۔ کسی کے کہے بِنا ہی اس کا بھلا کرنا چاہیے۔ کام (شہوت) ڈر یا دویش (بُغض) کی وجہ سے اپنا دھرم نہیں چھوڑنا چاہیے۔ پیارے (دل پسند) کام کے پُورا یا سِدھ ہونے پر بہت خوش ہونا اور ناپسند کام کے ہونے پر بہت دُکھی ہونا ٹھیک نہیں۔ مالی تکالیف (غریبی) آجانے پر نہ تو گھبرانا چاہیے اور نہ اپنے دھرم ہی کو چھوڑنا چاہیے۔ اگر کبھی بُرا کرم ہو جائے تو پھر اس سے بچ کر اچھّا کام ہی کرنا چاہیے۔ جس میں اپنی بھلائی معلوم ہو۔ اس میں مَن کو لگانا چاہیے۔ اگر کوئی پاپی پُرش اپنے ساتھ بُرا سلوک کرے۔ تو اس کے ساتھ آپ بھی بدی کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس کے ساتھ بھی نیکی ہی کرے۔ جو پاپ یا بدی کرتا ہے۔ وہ اپنے پاپ سے آپ ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ بدی کرنا نیچ پُرشوں کا کام ہے۔ بھلے آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ جو لوگ دھرم کوئی چیز نہیں ہے۔ ایسا مان کر بھلے آدمیوں کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اور دھرم پر شردّھا (اعتقاد) نہیں رکھتے۔ وہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ پاپی لوگ لُہار کی دھونکنی کی طرح اندر سے آسار (خالی) ہونے پر بھی باہر سے پھولے ہُوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اَہنکاری موڑھ آدمیوں کی ہر بات بے حقیقت ہوتی ہے۔ سورج جیسے دن کی حقیقت کو ظاہر کر دیتے ہیں ویسے ہی ان کا انتر آتما (ضمیر) ہی اُن کے حقیقی رُوپ کو ظاہر کر دیتا ہے۔ مورکھ پُرش لاکھ اپنی بڑائی کرے۔ اور ٹھاٹھ سے رہے۔ مگر دنیا میں اس کا آدر نہیں ہوتا۔ وِدوان آدمی (ٹھاٹھ باٹھ) شان و شوکت سے نہ رہنے پر بھی دس آدمیوں کے درمیان چھُپا نہیں رہتا۔ اور سب لوگ اس کا آدر کرتے ہیں۔ وِدوان پُرش نہ تو اپنی بڑائی کرتے ہیں۔ نہ کسی دوسرے کی نِندا ہی کرتے ہیں۔ اس دنیا میں سب گُنوں والے (ہمہ صفت موصوف) ہو کر سب لوگوں کے درمیان عزّت و قدر حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ بُرا کرم ہو جانے پر اس کے لئے پچھتاوا کرنے سے اس کا پرایشچت (کفّارہ) ہو جاتا ہے۔ "اب کبھی ایسا نہ کروں گا"۔ یوں سوچنے سے انسان جس بُرے

کرم کو کر رہا ہو اس سے چھٹکارا پا جاتا ہے۔

ہے براہمن ! دھرم کے بارے میں جو شرتیاں (احکامِ الٰہی) ہیں۔ ان میں یہ ودھان پایا جاتا ہے کہ اس طرح ہو چکے بُرے کام (پاپ) کے لئے پچھتاوا اور ہو رہے بُرے کرم کے لئے پھر ایسا نہ کرنے کا سنکلپ (عزم یا جزم) کرنے پر جپ، تپ، تیرتھ سنان وغیرہ کوئی بھی کرم کر کے انسان اس پاپ سے رہائی پا جاتا ہے۔

ہے مہارشے ! دھرماتما آدمی سے بھول کی وجہ سے اگر بُرا کرم ہو جائے۔ تو وہ اس پاپ کو نشٹ کر دیتا ہے۔ کیونکہ دھرم میں بھول اور غلطی سے ہونے والے پاپ کو نشٹ کر دیتا ہے۔ کوئی پاپ کرم اگر اپنے سے ہو جائے۔ تو "میں نے یہ کام نہیں کیا" یوں کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ سب دیوتا اور اپنا آتما اسے دیکھتا ہے۔ جو آدمی شردھا کے ساتھ حسد اور بغض کو چھوڑ کر دوسروں کی بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ وہ دھنیہ (مبارک) ہے۔ جو پاپی اپنے عیوب پر نگاہ نہ ڈال کر بھلے آدمیوں کے عیبوں یعنی معمولی فروگذاشتوں کو بڑھا چڑھا کر سب سے آگے ظاہر کرتا ہے۔ اس کا پرلوک نشٹ ہو جاتا ہے۔

بھگون ! جو کوئی پاپ ہو جانے پر پھر دھرم کا آچرن کرتا ہے۔ وہ بادلوں کے درمیان سے چاند کی طرح پاپوں سے چھٹکارا پا جاتا ہے۔ جیسے سورج کے نکلنے پر سب اندھیرا مٹ جاتا ہے۔ ویسے ہی دھرم کا آچرن کرنے پر پہلے کئے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ہے دوِجوں میں سریشٹ ! لوبھ اور اگیان کو سب پاپوں کی جڑ سمجھو ! اس لئے ودوان کو ان دونوں سے بچنا چاہیے۔ جنہوں نے شاستر کی باتوں کو زیادہ نہیں سنا ہے وہ ادھ کچے (نیم پڑھے) آدمی لوبھ کے پھیر میں پڑ کر بُرے کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ گھاس پھوس سے ڈھکے ہوئے کنوئیں کی مانند وہ پاپی اپنے کو دھرم کے ڈھونگ (پاکھنڈ) سے چھپاتے رہتے ہیں۔ باہر سے دیکھنے پر وہ جتیندریہ اور پوتر دکھائی دیتے ہیں۔ اور دھرم سمبندھی باتیں بھی بہت بگھارا کرتے ہیں۔ مگر ان کے دل میں اور کاموں میں دھرم اور سداچار کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔

بدھیمان کوشک نے دھرم ویادھ سے پھر پوچھا : ہے پُرش سریشٹ ! شسٹاچار (سداچار) کو میں کیسے جانوں ؟ کرپا کر کے یہ مجھے اچھی طرح سے

سمجھاتے ہیں۔ دھرم ویادھ بولے۔ ہے براہمن سریشٹھ! یگیہ، دان، تپ، وید اور ستیہ یہ پانچ شِشٹاچار کے پردھان کرم ہیں۔ شِشٹ (سریشٹھ بھلے) پُرشوں کی رائے میں وہی پُرش شِشٹ (نیک) ہیں۔ جو کام، کرودھ، لوبھ، دمبھ (ریاکاری)، لوبھ اور کُٹلتا (چھل، کپٹ، سختی) کو چھوڑ کر اپنے دھرم میں سنتشٹ رہتے ہیں۔ یگیہ اور سوادھیائے کرنے والے بھلے لوگ خودسر نہیں ہوتے۔ جو سداچار کا پالن کرتے ہیں۔ وہی شِشٹ ہیں۔ بڑوں کی سیوا، ستیہ، غصہ نہ کرنا اور دان۔ ان کی بھی گنتی شِشٹاچار میں کی جاتی ہے۔ شِشٹاچار میں من لگانے سے انسان کو جو سنتوش ملتا ہے۔ وہ اور کسی طرح سے نہیں مل سکتا۔ ویدوں کا سار (جوہر) ستیہ ہے۔ دمن کا سار تیاگ ہے۔ ستیہ، دمن اور تیاگ یہ تینوں باتیں سداچار میں ہیں۔ اس لئے یہ ان سب کا سار (جوہر) ہے۔ جو لوگ بُدھی کے بھرم سے دھرم کی نندا کرتے ہیں۔ وہ بُرے راستے پر چلنے والے اپنے ساتھیوں سمیت دُکھ پاتے ہیں۔ مگر جو لوگ شِشٹ، ضابط حواس، وید پاٹھی، تیاگ، دھرم کے مارگ پر چلنے والا اور ستیہ دھرم کے پریمی ہیں۔ وہی دھرماتما ہیں۔ جو شِشٹاچار میں شردّھا کر کے بُدھی کو دیگر وِشیوں سے ہٹا کر آتما ہی میں لگا دیتے ہیں۔ اور آچاریہ (گورو) کے بچنوں پر شردّھا پوروک قائم رہتے ہیں۔ ایسے سداچاری مہاتماؤں کے پیچھے ہی چلنا چاہیے۔

ہے کوشک جی! آپ بھی گیان مارگ کا آشرہ لے کر، ناستک، لوک مریادا کو توڑنے والے، ظالم، پاکھنڈی اور پاپی آدمیوں کی سنگت چھوڑ کر دھرماتما پُرشوں کا ست سنگ کیجیے۔ یہ جسم ایک ندی ہے۔ اس میں کام، کرودھ، لوبھ وغیرہ مگرمچھ رہتے ہیں۔ پانی کی جگہ پر اس میں آنکھ کان وغیرہ پانچ اِندریاں ہیں۔ اور بار بار جنم لینا ہی اس کا ناقابلِ عبور پاٹ ہے۔ آپ دھیرج (استقلال) کی ناؤ کا سہارا لے کر اس ندی کو پار کیجئے۔ سفید کپڑا جیسے رنگ چڑھنے پر اچھا لگتا ہے۔ ویسے ہی شِشٹاچار میں لگے ہوئے پُرش پر بُدھی (عقل) کے طُفیل دھرم کا رنگ چڑھنے سے اس کی شوبھا ہوتی ہے۔ اہنسا (ترکِ ایذا رسانی) اور سچ بولنا۔ ان دونوں سے پرانیوں کا پرم ہت ہوتا ہے۔ اہنسا پرم دھرم ہے۔ اور ستیہ میں قائم ہے۔ سب پرورتیاں ستیہ کا

آشرہ لے کر کام کرتی ہیں۔ سُستریہ ہی شِشٹاچار ہیں سب سے پردھان ہے سداچار میں سجنوں کا دھرم ہے۔ اور سداچار ہی سجنوں کا لکشن ہے۔

ہے براہمن جس کا جیسا سوبھاؤ ہوتا ہے۔ وہ اسی کے مطابق چلتا ہے۔ اس لئے اندریوں کے آدھین (غلام) پاپی پُرش ہی کام، کرودھ وغیرہ برائیوں کو اختیار کرتے ہیں۔

سجن پُرشوں کا کہنا ہے۔ کہ نیائے سنگت (مبنی برحق) کام ہی دھرم ہے۔ اور سداچار کے خلاف کام ہی ادھرم ہے۔ جو لوگ شِشٹاچار (گورو اور شاستر کی آگیا) کو مانتے ہیں۔ وہ غصے اور بغض سے خالی۔ اہنکار اور حسد سے پاک، سَرل وید میں بیان کئے گئے یگیہ وغیرہ کرم کرنے والے۔ پوتر دل والے، نیک چلن، وسیع دل، جتیندریہ (ضابطِ حواس) اور گورو سیوا میں مستعد ہوتے ہیں۔ ان کا دل کمزور نہیں ہوتا۔ ان کا آچار اور ان کے کرم دوسروں کے لئے کٹھن ہوتے ہیں۔ اپنے کئے کرموں سے ہی وہ عزت اور مرتبہ پاتے ہیں۔ ان کے ہنسا وغیرہ پاپ کرموں کے دوش اپنے آپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔

گیانی لوگ مبنی برحق اس سداچار رُوپی لاثانی، اَنادی، اَوِناشی، نِت دھرم کو دیکھ کر یعنی اس پر عمل کر کے سوَرگ لوک کو جاتے ہیں۔ جو بھلے لوگ آستک، ابھیمان (غرور) سے خالی۔ اور نیک چلن ہیں۔ انہی کو سوَرگ میں جگہ ملتی ہے۔ دھرم تین طرح کا ہے۔ ایک وید میں لکھا ہوا۔ دوسرا شاستر کا بیان کردہ اور تیسرا شِشٹاچار۔ بھلے لوگ ان تینوں کا پالن کر کے شانتی حاصل کرتے ہیں۔ سب وِدیاؤں کا پڑھنا۔ سب تیرتھوں کا سنان۔ کشما، ستیہ سرلتا اور شوچ۔ یہ شِشٹاچار کے لکشن ہیں۔ مطلب یہ کہ شِشٹ وہی ہیں جو اہنسا کا برت دھارن کر کے سب جانداروں پر دیا رکھتے ہیں۔ کسی سے کٹھور بچن نہیں کہتے اور شُبھ، اشُبھ کرموں کے پھل اور کرموں کے وپاک (آغاز و انجام) کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے نیائے پراین (منصف مزاج) ہیں۔ جو لوگ سب کے خیرخواہ اور اچھے سوبھاؤ والے ہیں۔ جو اپنے کرموں سے سوَرگ لوک کو جیت لیتے ہیں۔ وہی ستوگن دھاری سچے راستے پر چلنے والے اور دانا ہیں۔ وہ صرف اپنا ہی پیٹ بھرنے کا لالچ نہیں رکھتے۔ بلکہ دین دکھیوں پر بھی کرپا درشٹی (نظرِ مہر) رکھتے ہیں۔ وہ سب کے

پُوجنیہ اور تپسوی ہیں - جو وِدّیا یعنی گیان ہی کو سب سے بڑا دھن مانتے ہیں - ایسے ہی سجن پُرش شِشٹ (سداچاری) کہلاتے ہیں - اور یہی شِشٹ پُرش سدا دان دھرم کا انوشٹھان کرکے اس لوک میں بِرِدّھی اور مرنے کے بعد ابدی سُکھ پاتے ہیں - جو لوگ استری، پُتر وغیرہ پالنے کے لائق سمبندھیوں کے دُکھ کا بھی خیال نہ کرکے یعنی اپنی حیثیت سے بھی بڑھ کر دان کرکے سادھو جنوں کی پراتھنا پوری کرتے ہیں - اور چت کو ڈانواں ڈول نہیں ہونے دیتے - دھرم اور اپنی بھلائی کا خیال رکھتے ہیں - وہی سچے سادھو یعنی سداچاری ہیں - انہی کی سدا بڑھتی ہوتی ہے - جو بھلے لوگ ہنسا، نِرلتا، لوک لجّا، کشما، شانتی، کرم، بدّھی، دھیرج، جیودیا وغیرہ گُنوں والے ہیں - ان کی سب عزّت اور پُوجا (قدر) کرتے ہیں -

دان کرنا، سچ بولنا، کسی سے دروہ (مخالفت) نہ کرنا - یہی تین سجنوں کے سادھارن لکشن ہیں - جن مہاتماؤں نے دھرم کے بارے میں وچار کیا ہے - وہ سب پروِیا کرتے ہیں - کرُونا (رحم) سے بھرپور رہتے ہیں - کسی کا دُکھ نہیں دیکھ سکتے - اور شِشٹاچار کے پیرو ہوکر دھرم کے مارگ پر چلتے ہیں - حسد نہ کرنا، کشما، شانتی، سنتوش، میٹھے بچن بولنا، کام اور کرودھ کا ترک کرنا، شِشٹاچار اور شاستر کے انوکول کرم کرنا، یہ سادھوؤں کے حقیقی گُن ہیں - جو اس نِتّیہ دھرم کی پیروی کرتے ہوئے شِشٹاچار رُوپی سرلیشٹ مارگ پر چلتے ہیں اور پرگیا (حقیقت شناس بُدّھی) رُوپی محل پر چڑھ کر لوگوں کے آچار (چلن) کو دیکھتے اور پاپ پُن کا وچار کرتے ہیں - وہ بہت بڑے خوف سے چھُٹکارا پا جاتے ہیں -

ہے دِوِج (جو دوبارہ پیدا ہو - برہمن - چھتری - ویش - پہلے ان کا جنم ہوتا ہے - اس کے بعد انہیں جگیو پَویت یگو پَوِیت - بُرہم سُوتر جنیو (زنّار) پہنایا جاتا ہے - بغیر زنّار کے خواہ وہ برہمن کے نطفے سے کیوں نہ پیدا ہو - برہمن نہیں ہوتا - جگیو پَوِیت انسان کا دوسرا جنم مانا گیا ہے -) سرلیشٹ! میں نے جیسا دھرماتما پُرشوں سے سنا تھا اور جیسا مجھے معلوم ہے - اس کے مطابق آپ کے سامنے شِشٹاچار کا لکشن بیان کر دیا!

سمندر منتھن کی کتھا

بھگوان کے اپدیش سے سمندر متھ کر امرت نکالنے کے لئے دیوتاؤں کا وچار

اگر شنروا جی بولے۔ ہے تپشوی! اس وقت کدرو اور ونتار دونو بہنوں نے اپنے پاس سے جاتے ہُوئے اُوچیہ شروا نامی اندر جی کے گھوڑے کو دیکھا۔ امرت کے لئے سمندر منتھنے پر اس گھوڑے کو دیکھ کر سب دیوتا بہت خوش ہُوئے تھے۔ اور سب نے اس کی بڑائی کی تھی۔ وہ گھوڑا دیکھنے میں خوبصورت۔ کبھی بُوڑھا نہ ہونے والا ہُوا سے باتیں کرنے والا اور تمام اچھی صفات رکھنے والا تھا۔ وہ رُوئے زمین کے تمام گھوڑوں کا سرتاج تھا۔

شونک جی نے کہا۔ ہے سُوت! دیوتاؤں نے کہاں پر کس طرح امرت کے لئے سمندر کو متھا؟ اور اس میں سے وہ مہا پراکرمی اور نہایت شاندار گھوڑا کس طرح نکلا؟ یہ سب حال بیان کیجئے۔ سوت جی بولے: سمیرو نام ایک بہت بڑا پہاڑ ہے۔ اس کی چوٹیاں سونے سے مڑھی ہُوئی گویا سُورگ کو چھُو رہی ہیں۔ جب اس پر سورج کی کرنیں پڑتی ہیں تب وہ آگ کا شعلہ معلوم ہوتا ہے۔ سب دیوتا اور گندھرو اُس پر رہتے ہیں۔ ادھرمی لوگ اس پر قدم بھی نہیں رکھ سکتے۔ وہ پہاڑ بڑے خطرناک سانپوں سے گھرا ہُوا ہے۔ اس پر مُنِدر اور شدھیاں (بُوٹیاں) ہیں۔ بہت سی ندیاں بہتی ہیں۔ کئی طرح کے درخت لگے ہیں۔ اور طرح طرح کے پرندے طرح طرح کی بولیاں بولا کرتے ہیں۔ دیوتاؤں (دیوتاؤں) کے سوا اور کوئی خیال سے بھی وہاں تک پہنچ نہیں سکتا۔ بلشمار رتنوں سے مہاد سے بنے ہُوئے اس پہاڑ کی دلفریب چوٹی پر بیٹھ کر ایک وقت تپ میں لگے ہُوئے دیوتا لوگ جمع ہوکر امرت پانے کی تدبیر سوچنے لگے۔ سب کو سوچ وچار میں

ڈوبے ہُوئے دیکھ کر بھگوان وشنو نے برہما جی سے یہ بات کہی۔ کہ میری صلاح ہے۔ کہ دیوتا اور اَسُر دونو مل کر سمندر کو کلش کی طرح متھیں۔ سمندر متھنے سے ضرور ہی امرت نکلے گا۔ اگر وہ سب طرح کی اوشدھیاں اور سب رتن پانے پر بھی نہ رُک کر متھن کرتے جائیں۔ تو آخر میں امرت کو پالیں گے۔

موہت دیتوں سے موہنی روپ وشنو کا امرت کلش لے لینا۔

اگر شنوا جی بولے۔ بھگوان وشنو کے کہنے سے متھانی بنانے کے لئے سب دیوتا مل کر مندراچل کو اکھاڑنے چلے۔ اس پہاڑ کی شوبھا نرالی ہے۔ اس کی چوٹیاں بادلوں سے بڑھ کر اونچی ہیں۔ اس پر طرح طرح کی بیلیں لہراتی ہیں۔ بے شمار اقسام کے پرندے بولا کرتے ہیں۔ بہتیرے درندے اِدھر اُدھر گھوما کرتے ہیں۔ اکثر اپسرائیں اور دیوتا وہاں ہمیشہ چہل قدمی کرتے ہیں۔ وہ پہاڑ گیارہ ہزار یوجن اونچا اور اتنا ہی زمین کے نیچے گڑا ہُوا ہے سب دیوتا جب اس پہاڑ کو اُکھاڑ نہ سکے۔ تب آخر میں انہوں نے برہما اور وشنو جی کے پاس جا کر کہا۔ کہ آپ ہمارے بھلے کے لئے مندر پربت کو اُکھاڑنے کی کوشش کیجئے۔

اگر مشنوا جی کہتے ہیں۔ ہے بھر گُو کل تلک شونک جی! جس کا سروپ خیال میں نہیں آسکتا۔ اس کمل نین بھگوان وشنو اور برہما جی نے "ٹھیک ہے" ایسا کہہ کر شیشن ناگ کو یہ کام کرنے کے لئے حکم دیا۔ نارائن کی آگیا سے مہابلی ناگ راج نے سب درندوں۔ چرندوں۔ پرندوں سمیت اس مندراچل کو اپنے بل سے اُکھاڑ لیا۔ تب دیوتا لوگ اس بڑے پربت کو اُٹھا کر سمندر کے کنارے پر لے آئے اور سمندر سے کہا ہے ساگر! ہم امرت کے لئے تمہارا جل متھن کریں گے۔ سمندر نے کہا۔ اگر اس مندراچل سے متھو گے تو مجھے کشٹ ہوگا۔ اگر تم اس امرت کا کچھ حصہ مجھے بھی دو۔ تب میں اس کشٹ کو سہہ لینے کے لئے تیار ہوں۔ دیوتاؤں اور دیتوں نے یہ بات منظور کی۔ پھر دیوتاؤں اور دیتوں نے ساگر پر کھڑے ہو کر کُورم راج (کچھوے) سے پرارتھنا کی۔ کہ اس سمندر کے اندر اس مندراچل کو تھامے رہو۔ کچھوے نے دیوتاؤں اور دیتوں کی پرارتھنا منظور کر کے اس پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر

اُٹھا لیا۔ تب بجر نے اس پہاڑ کو اُوپر سے دبایا۔ دیوتا اور دیت امرت کے لیے مندراچل کو متھانی اور واسکی کو رسّی بناکر سمندر کو متھنے لگے۔ جس طرف واسکی کا منہ تھا اس طرف دیت اور جس طرف اس کی پونچھ تھی۔ ادھر دیوتا لوگ پکڑ کر متھنے لگے۔ بار بار رگڑ کھانے سے ناگ راج کے منہ سے دُھواں اور چنگاریاں اور زہر کی لپٹیں نکلنے لگیں۔ ناگ راج کے منہ سے نکلے ہُوئے دھوئیں کے بادل بن کر گھر آئے۔ اس میں بجلیاں چمکنے لگیں۔ تھکان اور زہر کی گرمی سے مرجھا رہے دیوتاؤں پر آہستہ آہستہ ٹھنڈی ٹھنڈی پھواریں پڑنے لگیں۔ اس پہاڑ کے اوپر جو درخت لگے ہوئے تھے۔ اُن سے دیوتا اور دیتوں پر پھولوں کی برشا ہونے لگی۔ مندراچل جب سمندر کے اندر گھومنے لگا۔ تب بادلوں کی گڑگڑاہٹ جیسی آواز ہونے لگی۔ کھاری سمندر کے اندر رہنے والے بے شمار جانور مندراچل کے جھکولوں میں آکر چُور چُور ہونے لگے۔

پہاڑ کے گھومنے سے باہم ٹکرا کر۔ اکھڑ کر اس کی چوٹیوں پر کے درخت پرندوں کے سمیت نیچے گرنے لگے۔ اُن درختوں کی باہم رگڑ سے پہاڑ کے اُوپر جنگل میں آگ لگ گئی۔ آہستہ آہستہ وہ آگ سارے پہاڑ میں پھیل گئی۔ جیسے بجلی سے نیلے بادلوں کی شوبھا ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس اگنی سے وہ پہاڑ قوس۔ قزح کی طرح دکھائی دینے لگا۔ اس آگ سے پہاڑ کے اُوپر ہاتھی، شیر وغیرہ درندے جلنے لگے۔ پہاڑ پر کے بے شمار جانور جل کر مرنے لگے۔ اِدھر اُدھر جل رہی اس آگ کو اِندر نے بادل برسا کر شانت کر دیا۔

تب بڑے بڑے درختوں کے اور اوشدھیوں کے۔ نیز نورانی ہیروں یا جواہروں کے رس بہ بہ کر سمندر کے جل میں ملنے لگے۔ اس امرت کا گُن رکھنے والی اوشدھیوں کے رس ہی سے امرت پیدا ہُوا۔ جس کو پی کر دیوتا امر ہو گئے۔ ان اُتم اوشدھیوں کا رس ملنے سے سمندر کا جل دودھ بنا۔ اور پھر متھتے متھتے اس دُودھ سے گھی پیدا ہُوا۔
تب دیوتا لوگ برہماجی کے پاس جاکر بولے۔ بھگون! ہم لوگ بہت ہی تھک گئے ہیں۔ وشنو بھگوان کے سوا ہم سب دیوتا اور دیت چور ہو رہے ہیں۔ مگر ساگر سے ابھی امرت نہیں نکلا۔ تب برہماجی دیوتاؤں کے دیوتا نارائن جی سے بولے ہے وشنو! آپ ہی ان لوگوں کے مددگار ہیں۔ ان کو ایسا بل دیں کہ یہ اس کام کو کر سکیں۔ وشنو بولے۔ جو اس سمندر کو متھن کر رہے ہیں میں ان سب کو بل دے رہا ہُوں۔ اب تم سب سمندر رُولی